کیے جاتے ہیں۔

سیمینار کے آغاز میں جناب نذیر بھٹی نے مسیحی پرسنل لاء کے تحفظ، قانونِ توہینِ رسالت میں ترامیم اور شراب پر پابندی، تین بڑے مسائل پر اظہار خیال کیا۔ اُنھوں نے تجویز کیا کہ قانون توہینِ رسالت کے تحت تھانے میں ابتدائی رپورٹ درج کرانے سے پہلے مسلم اور مسیحی مذہبی رہنماؤں پر مشتمل ایک کمیٹی وقوعہ کا جائزہ لے۔ اُنھوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ مسیحیوں کے پرسنل لاء کے مطابق فیصلے کرنے کے لیے مسیحی ججوں کا تقرّر کیا جائے، نیز مسیحیوں کو شراب نوشی کے پرمٹ نہ جاری کیے جائیں۔ پروفیسر سلامت مسیح نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسیحی اُس اکثریت کا حصہ ہیں جسے اپنے حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔ مسیحیوں نے تحریکِ پاکستان کی تائید کی اور وہ اتنے ہی اہم شہری ہیں جتنا کوئی مسلمان شہری ہے۔ اُنھیں اِس بات پر شکوہ تھا کہ نصابی کتابوں میں کسی ایک مسیحی کا نام بھی شامل نہیں جِس نے مسلمان رہنماؤں کے شانہ بشانہ تحریکِ پاکستان میں کام کیا۔ رابرٹ ٹریر نے اس امر پر زور دیا کہ مذہبی آزادی انسانی عزت و وقار کے لیے بنیادی سماجی شرط ہے۔

تمام مسلمان مقرّرین نے مسیحیوں کے ساتھ خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا اور اُنھیں "ملی یک جہتی کونسل" میں شرکت کی دعوت دی۔

"آٹھویں آئینی ترمیم" کے خلاف مہم کا پروگرام

[آئین پاکستان کی آٹھویں ترمیم مسلسل زیرِ بحث رہی ہے۔ اس ترمیم سے جہاں صدر مملکت کے اختیارات میں اِس حد تک اضافہ ہوا ہے کہ اقتدار کا توازن عوام کے ووٹوں سے منتخب وزیر اعظم کی حکومت کے مقابلے میں صدر مملکت کی جانب جھک گیا ہے، وہیں اس ترمیم سے اُن متعدّد اقدامات کو تحفّظ حاصل ہے جو ضیاء الحق مرحوم نے نفاذِ اسلام کے حوالے سے کیے تھے۔ ضیاء الحق دور کی آمرانہ طرزِ حکومت سے اختلافات اپنی جگہ، مگر نفاذِ اسلام کے مسئلے پر پاکستان میں بحیثیت مجموعی کوئی اختلاف نہیں۔ جمہوری اقدار کو فروغ دینے کے سیکولر داعی، بالعموم مسلمانانِ پاکستان کی اِس تمنا اور خواہش کو بھول جاتے ہیں۔

مسیحی تنظیم "جسٹس اینڈ پیس کمیشن پاکستان" نے آٹھویں ترمیم کی تنسیخ کے لیے ایک مہم کا آغاز کیا ہے۔ پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" کی اطلاعات یہ ہیں۔ مدیر]

جسٹس اینڈ پیس کمیشن پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ آٹھویں آئینی ترمیم کے خاتمے کے لیے باقاعدہ مہم شروع کی جائے۔ ماہ دسمبر ۱۹۹۵ء میں کمیشن دستخطی مہم کا آغاز کرے گا اور اِس ترمیم کے خلاف زیادہ سے زیادہ دستخط حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ماہ جنوری ۱۹۹۶ء میں کمیشن کے ممبران اور دوسرے ساتھی حکومت اور اپوزیشن قائدین کو خطوط لکھیں گے جن میں اُن سے آٹھویں ترمیم کے خاتمے کے لیے پارلیمنٹ میں اپنا کردار ادا کرنے کی درخواست کی جائے گی۔

ماہ فروری، مارچ اور اپریل ۱۹۹۶ء میں مقامی سطح پر میٹنگز، ورکشاپس اور سیمینارز کا اہتمام کیا جائے گا جن میں عوام کو اِس ترمیم کے مضر اثرات سے آگاہ کیا جائے گا۔

کمیشن کے خیال میں پاکستان کے عوام اور بالخصوص اقلیتوں کو درپیش بیشتر مسائل کا تعلق آٹھویں ترمیم سے ہے، لہذا جمہوریت کے استحکام اور عوامی فلاح کے لیے آٹھویں ترمیم کا خاتمہ اشد ضروری ہے۔ کمیشن نے آٹھویں ترمیم کے خلاف اپنی مہم میں حصہ دار بننے کے لیے پاکستان کے تمام شہریوں سے اپیل کی ہے۔

ایک مسیحی کا فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے انتخاب!

وفاقی وزیر قدرتی وسائل و پٹرولیم جناب انور سیف اللہ اُس وقت حیران رہ گئے جب اُنہوں نے "آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن" کے ملازمین میں سے ایک مسیحی، جاوید مسیح کا نام اُن افراد کے ساتھ پڑھا جنہیں اپریل ۱۹۹۶ء میں کارپوریشن کی جانب سے فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے بھیجا جا رہا ہے۔ وزیر پٹرولیم نے جاوید مسیح کا نام پڑھنے کے بعد کہا کہ یہ کمپیوٹر کے ذریعہ ہونے والی قرعہ اندازی کے غیر جانبدار ہونے کا ایک ثبوت ہے۔

قرعہ اندازی کے وقت جناب انور سیف اللہ کے ہمراہ صوبہ سرحد کے ایک مسیحی رکنِ صوبائی اسمبلی، جناب پرویز بھی اتفاقاً موجود تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ جب ایک مسیحی کا نام فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے نکل آیا ہے اور اُن کی برادری کے ایک رکن صوبائی اسمبلی بھی یہاں موجود ہیں تو اِس حسن اتفاق پر جاوید مسیح کو، اگر وہ کیتھولک ہیں تو ویٹی کن بھیجا جائے گا اور اگر انگلیکن پروٹسٹنٹ ہیں تو کنٹربری جا سکتے ہیں۔ (روزنامہ "دی نیوز" اسلام آباد، ۲۳ نومبر ۱۹۹۵ء)

پاکستان میں مقیم پوپ کے نمائندے نے "امن ہال" کا افتتاح کیا۔

وطنِ عزیز کی کیتھولک مسیحی برادری حسب سابق تعلیمی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۵ء کو جیسس اینڈ میری سکول سیالکوٹ کے نو تعمیر شدہ "پیس ہال" کا افتتاح پوپ جان پال دوم کے نمائندے، ریسترو فریٹینی نے کیا۔ اِس عمارت پر ۳۵ لاکھ روپے خرچ آئے ہیں۔ ہال کی افتتاحی تقریب